Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ANALYSIS OF RELIGIOUS THOUGHTS OF KHALIFA ABDUL MALIK BIN MARVAN

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے مذہبی رجحانات کا جائزہ

Shahnila Aslam[1], Sobia Khan[2] , Prof.Dr.Abdul Ghafoor Awan[3]

ABSTRACT- History plays an important role in the life of nations because it reflects their past character, achievements, behavior and mistakes. The nations learn lesson from history and act according to the actions of their ancestors and preserve their heritage. The objective of this research paper is to analyze the religious tendencies of Khalifa Abdul Malik Bin Marvan so that the young Muslim generation may learn from his thoughts. The authors have stated all events as it was narrated by historians and did not include their opinion in order to avoid misinterpretation and misperception.

Key words: religious thoughts, history, Introduction of Arabic coin, Arabic manuscript.

Type of study: **Original Research paper**
Paper received: 09.10.2017.
Paper accepted: 25.11.2017
Online published:01.01.2018

1. M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan. m.asim381@yahoo.com
2. Lecturer, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab.sobia1221976@gmqil.com
3. Dean, Faculty of Management and Social Sciences, Institute of Southern Punjab, Multan. ghafoor70@yahoo.com.Cell # +0923136015051.

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

تعارف خلیفہ عبدالملک بن مروان

عبدالملک بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب ، بنوامیہ کا پانچواں حکمران تھا۔ اسکی کنیت ابو الولید ہے یہ ۲۶ ؁ھ میں پیدا ہوا۔ ۱

عبدالملک بن مروان کو مورخین ابوالملوک بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے چار بیٹے یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے ۔عبدالمالک بن مروان کی ولادت خلافت حضرت عثمانؓ میں ۲۶ ؁ھ میں مدینہ میں ہوئی انکی والدہ عائشہ بنت معاویہ بن المغیرہ بن ابی العاص بن امیہ تھی ۔ ۲

عبدالملک بن مروان قدوقامت کے اعتبار سے مردوں میں متوسط القامت تھے مگر بھی کو تاہ قامت معلوم ہوتے تھے ان کے سامنے کے دانتوں پر سونا چڑھا ہوا تھا ان کا منہ ہر وقت کھلا رہتا تھا اور بسا اوقات غفلت کی صورت میں مکھیاں منہ میں گھس جاتی تھیں۔اس لیے وہ ابو لذیاب بھی کہلاتے تھے۔ جسامت کے لحاظ سے عبدالملک نہ نحیف و لاغر تھے اور نہ موٹے اور فربہ ، انکی دونوں بھنویں ملی ہوئی تھیں آنکھیں قدرے نیلی اور بڑی تھیں ۔ ناک پتلی ، چہرہ ، وجیہہ ، سر اور داڑھی کے بال سفید مگر خضاب کبھی نہیں لگایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعد میں لگانے لگے تھے۔۳

عبدالملک بن مروان کا نام پہلے ان کے باپ نے قاسم رکھا تھا ۔ اس لیے یہ ابولقاسم اپنی کنیت بیان کرتے تھے پھر ان کے والد نے ان کا نام تبدیل کرکے عبدالملک رکھ دیا جس کے متعلق مصعب بن عمیرؓ کا کہنا تھا کہ اسلام میں عبدالملک کے نام سے موسوم ہونے والے یہ پہلے شحص ہیں۔۴

فضائل عبدالملک بن مروان

مورخین کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالملک بن مروان کا بچپن اور شباب مدینہ کے اہل کمال کی صحبتوں میں گزرا ۔اس نے علم میں نام پیدا کیا۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ دوسروں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے لیکن مروان بن الحکم کے ہاں باپ پیدا ہوا ۔ان سے سوال ہوا کہ اے ابن عمرؓ آپؓ تو قریش کے بوڑھے ہیں قریب ہے کہ آپ انتقال فرمایا جائیں تو آپؓ کے بعد ہم کس سے سوال کریں؟ فرمایا مروان کا بیٹا تو ہے اس پوچھنا ۔ابوہریرہ کے غلام سحیم بیان فرماتے ہیں کہ عبدالملک ابوہریرۃؓ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ انتہائی خوبرو نوجوان تھا ۔آپؓ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ عرب کا بادشاہ بنے گا۔۵

عبدالملک بن مروان کی زندگی کے مطالعہ سے ہمیں انکی شخصیت کے دو پہلو نظر آتے ہیں ایک خلافت سے پہلے اور دوسرا خلافت کے بعد۔ خلافت سے پہلے عبدالملک بن مروان ایک خوف خدا

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

رکھنے والا عبادت گزار نوجوان تھا اس کا شمار مدینہ کے فقہاء میں ہوتا تھا انہیں کبوتر مسجد کے نام سے یاد کیا جاتا تھا کیونکہ وہ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول رہتے تھے ۔ جب ان کے والد مروان کا انتقال ہوا اور انکو خلافت کی خوشخبری دی گئی تو اس نے قرآن پاک بند کرتے ہوئے کہا کہ یہ تیرے اور میرے درمیان جدائی ہے اس کے بعد وہ دنیاوی کاموں میں مشغول ہو گئے۔ے۶

ایک شخص عبدالملک بن مروان کے پاس آیا اور کہا مجھے آپ سے تخلیہ میں کچھ باتیں کرنی ہیں ۔عبدالملک نے کہا مگر تین باتوں کا خیال رکھنا اول میری مدح و ثنامت کرنا کیونکہ میں اپنے آپ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں ۔ دوئم مجھ سے جھوٹ نہ بولنا کیونکہ جھوٹے آدمی کی بات میں کوئی وزن نہیں ہوتا۔ سوئم یہ کہ میری رعایا کے بارے میں کسی کے خلاف کچھ نہ کہنا کیونکہ میری رعایا میرے ظلم و ستم سے زیادہ میرے عدل و انصاف کے قریب ہے ۔ے۷

صحابی رسولﷺ حضرت معاویہؓ کے پاس عبدالملک کا ذکر کیا گیا تو آپؓ نے کہا وہ تین باتوں کا پابند اور تین باتوں کا تارک ہے جب بات کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں کو موہ لیتا ہے ۔بات کو اچھی طرح سنتا ہے جب اسکی مخالفت کی جائے تو آسان بات اختیار کر لیتا ہے اور جھگڑے غیبت اور ایسی باتوں تارک کاہے جس سے معذرت کرنی پڑے ۔ے۸

اپنی خلافت کے دوران ایک دن عبدالملک نے ایک بلیغ خطبہ دیا پھر اس کو ختم کرکے رونے لگا پھر کہنے لگا اے میرے رب میرے گناہ بہت ہیں ۔ تیرا کم سے کم عفو بھی میرے گناہوں سے بڑا ہے ۔اے اللہ تو اپنے قلیل عفو سے میرے عظیم گناہوں کو بخش دے یہ خبر ایک صحابیؓ کو ملی تو بہت روئے اور کہنے لگے اگر کسی کلام کو سونے سے لکھا جا سکتا ہے تو وہ یہ کلام ہے ۔ے۹

مورخین بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کو شعر و شاعری سے بھی دلچسپی تھی بلکہ وہ شعر گوئی میں بھی دلچسپی لیتا تھا وہ شاعر تھا اور اس کا دیوان ادب میں بلند مقام رکھتا ہے ۔ عبدالملک کے روبرو احظل شاعر نے زمزمہ سرائی کی تو عبدالملک نے اپنے غلام سے کہا اسے لے جاؤ اور اتنی دولت دو کہ اسکی خواہش پوری ہو جائے اس کے بعد کہا ہر قوم میں ایک شاعر ہوتا ہے اور احظل بنوامیہ کا شاعر ہے ۔ے۱۰

ازواج و اولاد

عبدالملک بن مروان نے نو نکاح کیے جن سے انکی کثیر اولاد پیدا ہوئی ۔ ولادۃ بنت العباس کے بطن سے ولید ، سلیمان، مروان الاکبر اور عائشہ پید ا ہوئے ۔عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کے بطن سے یزید ، مروان ، معاویہ اور ام کلثوم پیدا ہوئے ۔ہشام بنت ہشام اسمعیٰل بن المغیرہ کے بطن سے ہشام

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

پیدا ہوا عائشہ بنت موسیٰ بنت طلحہ بن عبداللہ کے بطن سے ابوبکر جس کا نام بکار تھا پیدا ہوا۔ ایوب بنت عمرو بن عثمان بن عفان کے بطن سے حکم پیدا ہوا۔ ام المغیرہ بن خالد بن العاص کے بطن سے فاطمہ پیدا ہوئی عبداللہ ، مسلمہ،منذر ، عتبہ ، محمد ، سعید الخیر اور حجاج یہ لونڈیوں کے بطن سے تھے۔ ۱۱

وفات عبدالملک بن مروان

وفات عبدالملک بن مروان نے دمشق میں 60سال کی عمر میں 15شوال یو م پنجشنبہ 86 ؁ھ بمطابق 19اکتوبر 705 ؁ء میں وفات پائی ۔عبدالملک کہتا تھا کہ میری پیدائش ، دودھ چھڑائی ، ختم قرآن ، بلوغ اور ولی عہد ی خلافت ماہ رمضان میں ہی ہوا ۔اور مجھے خوف ہے کہ ماہ رمضان میں ہی میرا انتقال ہو گا۔ لیکن ماہ رمضان ختم ہونے پر اس کو اطمینان ہوا ہی تھا کہ شوال 86 ؁ھ میں اس کا انتقال ہو گیا ۔ ۱۲

عبدالملک بن مروان کا انتقال جس بیماری میں ہوا استسقاء تھی اس کو پیا س کی بہت شدت ہوتی تھی ۔آخری وقت میں اس نے پانی مانگا تو فاطمہ بنت عبدالملک نے پانی دینا چاہا ولید بن عبدالملک نے روکا تو عبدالملک نے اس کو عاق کرنے کی دھمکی دی ۔ فاطمہ بنت عبدالملک نے پانی دیا پانی پیتے ہی جان نکل گئی ۔اس وقت وہ 60سال کا تھا ۔ ۱۳

مدت خلافت

جب عبدالملک بن مروان دمشق میں خلیفہ بنا توحجاز میں عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت تھی تقریباً سات برس تک عبدالملک بن مروان اور عبداللہ بن زبیرؓ میں جنگ و جدل کی کیفیت ہی ۔ عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے بعد اقتدار مکمل طور پر عبدالملک بن مروان کے ہاتھ آگیا اس نے تقریباً ساڑھے تیرہ برس تک خلافت کی۔ ۱۴

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے مذہبی رجحانات

اسلامی سکہ کا اجراء

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے مذہبی رجحانات کے حوالے سے ہم جس پہلو پر سب سے پہلے بات کر سکتے ہیں وہ اسلامی سکہ کا اجراء ہے ۔ سرزمین عرب میں چونکہ اسلام سے پہلے کوئی عظیم سلطنت قائم نہ ہوئی تھی لہٰذا اہل عرب کا اپنا کوئی سکہ نہ تھا بلکہ عرب میں رومی اور ایرانی سکوں کا استعمال ہوتا تھا۔ جاہلیت میں قریش کے جو اوزان تھے اسلام نے ان کو اسی حالت پر برقرار رکھا اس وزن کا نام جس سے قریش چاندی تولتے تھے۔ درہم تھا او ر سونے کا وزن تولنے کے لیے دینار تھا۔ ان

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

دونوں اوزان میں دس اور سات کی نسبت تھی ایک وزن شعیرہ تھا جو کہ درہم کا ساٹھواں حصہ تھا ایک وزن اوقیہ تھا یہ چالیس درہم کے مساوی تھا ایک وزن نش تھا جو بیس درہم کے برابر تھا ایک وزن نواۃ تھا جو پانچ درہم کے مساوی تھا وہ انہی اوزان سے تول کر خرید و فروخت کرتے تھے جاہلیت میں اہل مکہ کے پاس ہر قل کے دینا ر بھی تھے اور ایرانیوں کے دراہم بغلیہ بھی عرب ان سکوں سے تول کر خریدو فروخت کرتے تھے۔نبیﷺ نے مکہ میں انہی اوزان کو برقرار رکھا۔ ۱۵

حضور اکرم ﷺ اور خلفا ء راشدین کے عہد میں یہی اوزان برقرار رہے امیر معاویہؓ نے بھی یہی درہم و دینار جاری رکھے مگر عبداللہ بن زبیرؓ کے عہد میں ذاتی سکوں کی کوشش کی گئی مصعب بن عمیرؓ نے کم وزن کے درہم مسکوک کئے جو بعد میں توڑ دئیے گئے ۔۱۶

میں ابتدائی سکوں کے بارے میں جو تحریر کرتا "History of the Arabs" فلپ ۔ کے ہٹی اپنی کتاب ہے اس کا ترجمہ یاسر جواد نے کیا ہے جو لکھتا ہے کہ

قبل از اسلام رومن اور فارسی کرنسی الحجاز میں زیر استعمال تھی اور اسکے ساتھ چند حمیری ’’ الو بنا ہوا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ حضرت امیر معاویہؓ اور دیگر (Atlic) نقرئی سکے بھی جن پر خلفاء نے پہلے سے زیر گردش ان غیر ملکی سکوں پر قناعت کی اور شاید کچھ صورتوں میں اس پر مخصوص قرآنی آیات بھی کندہ کرائیں ۔۱۷

اسلامی سکہ کے اجراء کی اولیت کا سہرا عبدالملک بن مروان کے سر ہے اس نے اپنے عہد میں اسلام کا پہلا سکہ جاری کیا مورخین اسلام ، ابن خلدون ، جلال الدین ایسوطی اور ابن اثیر نے اپنی اپنی تاریخ میں اسلامی سکہ کے اجراء کے حوالہ سے جو واقعہ نقل فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ عبدالملک بن مروان نے قیصر روم کو خط لکھا اور خط کی پیشانی پر ’’ اللہ اور رسول اللہ ‘‘کا نام مع تاریخ و سنہ لکھ دیا جو قیصر کو ناگوار معلوم ہوا اس نے جوا ب میں لکھا کہ یہ نہ لکھا کروورنہ میں اپنے سکوں پر تمہارے نبیﷺکا نام توہین آمیز انداز میں لکھوں گا عبدالملک نے اپنے مصاحبوں سے اس بارے میں بات کی تو خالد بن یزید نے مشورہ دیا کہ ان سکوں کا استعمال ہی ترک کر دیا جائے اور اسلامی سکہ مضروب کرواکر جاری کیا جائے چنانچہ عبدالملک نے ایسا ہی کیا ۔ ۱۸۔

۷۶ ھ میں عبدالملک نے درہم و دینا مضروب کرائے وہ مثقال جس کے مطابق عبدالملک نے یہ سکے مضروب کرائے ایام جاہلیت کا مثقال تھا اور اس کا وزن ایک حصہ کم بارہ قیراط تھا اس کا دس مثقال ایام جاہلیت کے سات مثقال کے برابر تھا۔۱۹

سکوں پر نقش کے حوالے سے بھی بکثرت روایات تاریخ سے ملتی ہیں ۔عبدالملک نے سکے کے ایک

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

رخ پر ’’قل ھو اللہ احد‘‘اور دوسرے رخ پر ’’لا اِ لہ الا اللہ‘‘ کنندہ کرایا ۔ اطراف میں سنہرے دائرے پر ٹکسال کا نام دائرہ کے باہر’’ محمد رسول اللہ بالھدی و دین الحق ‘‘ کندہ ہوتا تھا ۔ ۲۰
سکوں کے اجراء کے سلسلے میں عبدالملک بن مروان نے فرمان جاری کیا کہ خراج میں سوائے عربی سکوں کے کوئی دوسرا سکہ قبول نہ کیا جائے جس کی وجہ سے یہ سکے فوراً ہی پورے ملک میں رائج ہو گئے اس اعلان کی وجہ سے یورپ کے تاجروں کو نقصان پہنچاتو انہو ں نے قیصر روم سے شکایت کی اس پر قیصر روم نے عبدالملک سے استدعا کی لیکن خلیفہ نے منظور نہ کیا جس کی وجہ سے دونوں حکومتوں میں کش مکش بڑھی ۔۲۱

عربی کو دفتری زبان بنانا

عر ب کی سر زمین میں اسلام کا سورج طلوع ہوا تو اہل عرب جو پہلے اخلاقی ابتری کا شکار تھے ۔ اعلیٰ ترین اخلاق کے مالک بن گئے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اسلام عرب سے نکل کر عجم میں بھی پھیلنے لگا۔ اسلامی سرحدیں وسیع ہونے لگیں اور فتوحات کی وجہ سے اہل اسلام کا رابطہ دوسری قوموں سے ہوا۔ خاص طور پر عہد فاروقیؓ میں فتوحات کا سلسلہ دراز ہوا تو مال غنیمت کی تقسیم اور خراج وغیرہ کے لیے تحریری ریکارڈ کی ضرورت پیش آئی ۔ علاقوں کی آمدنی کا حساب اور خراج ، زکوٰ ۃ او ر عشر وغیرہ کو باقاعدہ تحریر ی شکل میں لکھنے کا کام سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ نے شروع کیا ۔اسلامی حکومت میں موسس دیوان فاروق اعظم ہیں منقول ہے کہ جب ابو ہریرہ بہت سا مال لے کر بحرین سے آئے اور اس مال کو بانٹنے میں دشواری پیش آئی تو حضرت خالدؓ نے محکمہ دیوان قائم کرنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ میں نے شام کی حکومتوں میں دیوانی محکمے دیکھے ہیں چنانچہ فاروق اعظمؓ نے آپ کی رائے کے مطابق یہ محکمہ قائم فرما دیا ۔ عراقی علاقے کا دیوان فارسی میں شامی علاقے کا دیوان رومی زبان میں تھااور ان دیوانوں کے منشی عراق اور شام کے ذمی لوگ تھے۔۲۲
عہد فاروقی میں قائم کردہ یہ محکمہ انہی خطوط پر کام کرتا رہا عہد عثمانیؓ اور علیؓ کے بعد بنو امیہ کا دور آیا تو بھی یہ محکمہ فارسی اور رومی زبانوں کے زیر اثر رہا اور کتابت انہی زبانوں میں ہوتی رہی حتی کہ عہد عبدالملک بن مروان میں جب عبدالملک بن مروان خلافت کے دعویداروں سے نمٹنے اور بغاوتوں کو فرو کرنے کے بعد بلا شرکت غیرے حاکم بنا تو اس نے محکمہ دیوان پر توجہ دی ۔
علامہ ابن خلدون تحریر فرماتے ہیں کہ
’’ عہد عبدالملک بن مروان میں جب خلافت حکومت میں بدل گئی اور لوگوں میں بدوی زندگی ختم ہو

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

کر شہریت کا حسن پیدا ہو نے لگا تو انہوں نے لکھنے پڑھنے میں مہارت پید ا کی اور عربوں میں ماہر لکھنے پڑھنے والے اورہو شیار حساب دان پیدا ہونے لگے تھے تو عبدالملک نے سلیمان بن سعد حاکم اردن کو حکم دیا کہ عربی زبان میں دیوان مرتب کیے جائیں چنانچہ سلیمان بن سعد نے یہ کام پورے ایک سال میں کر دیا۔۲۳

البلازری اپنی کتاب '' فتوح البلان '' میں اس حوالے سے یہ واقعہ نقل کرتا ہے جس کی وجہ سے عبدالملک بن مروان نے دیوان کو عربی میں نقل کرنے کا حکم دیا وہ لکھتا ہے کہ '' الشام کے دیوان رومی زبان میں تھے حتی کہ عبدالملک بن مروان والی ہوا۔ اس نے ۸۱ ؁ھ میں حکم دیا کہ دیوان عربی میں نقل کیے جائیں ۔ اس کا سبب یہ ہو اکہ ایک دفعہ ایک رومی کا تب کو کچھ لکھنے کی حاجت ہوئی اس نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے دوات میں پیشاب کر دیا عبدالملک کو جب خبر ہوئی تو ا سنے کاتب کو سزا دی اور سلیمان بن سعد کو حکم دیا کہ دیوان کو نقل کرنے کا انتظام کرے۔ الاردن کا خراج جو اس کام کے لیے بطور امداد دیا گیا ایک لاکھ اسی ہزار دینا ر تھا فلسطین کا تین لاکھ پچاس ہزار دینا ر، دمشق کا چار لاکھ دینار ، حمص ، قنسرین اور العواصم کا دینا ر آٹھ یا سات لاکھ دینار تھا۔۲۴

مورخین لکھتے ہیں کہ دیوان کو عربی میں منتقل کرنے سے خلیفہ کے قائم کردہ عاملوں کو دفتری کاموں پر نظر رکھنا بہت آسان ہو گیا فوج کا محکمہ پہلے ہی عربوں کے ہاتھ میں تھا اب دفتروں میں بھی ان کا غلبہ ہو گیا ۔ دفتری زبان بن جانے کی وجہ سے عجمیوں نے بھی عربی زبان کو سیکھا جسکی وجہ سے اس زبان کا شمار ترقی یافتہ زبانوں میں ہونے لگا ۔

اس دور میں عربی انشاء میں بڑی ترقی ہوئی اور نامور کاتب پیدا ہوئے ان میں عبدالملک کا کاتب سالم اور عبدالمجید زیادہ مشہور ہیں عبدالملک کو عربی زبان میں ترقی و اشاعت میں خاص دلچسپی تھی وہ ادیبوں سے ادبی مباحثے کراتا تھا ۔ مغازی سیرت، گرائمر ، سائنس ، جغرافیہ اور دوسرے متعدد علوم وجود میں آئے۔۲۵

عہد عبدالملک بن مروان میں اسلامی سلطنت کے دفاتر کو عربی زبان میں منتقل کرنے کا کام شروع ہوا تھا چونکہ یہ ایک وقت طلب کام تھا ۔ لہذا جو کام عبدالملک بن مروان نے شروع کیا اس کا اختتام عہد ولید بن عبدالملک میں ہوا اس لیے کچھ مورخین اس کام کو ولید بن عبدالملک سے منسوب کرتے ہیں مگر حقیقت یہ کہ یہ کارنامہ عبدالملک بن مروان کا ہے ۔

مولانا جلال الدین السیوطی رقمطراز ہیں کہ

عبدالملک نے سب سے پہلے دیوان کو فارسی سے عربی میں منتقل کیا''۔۲۶ ''

مولانہ شبیر احمد خان غوری تحریر فرماتے ہیں کہ '' سیاسی مفا دک کی بدولت امیر معاویہ کے زمانہ سے مغربی دیوان خراج پر نصرانی اور مشرقی پر مجوسی چھائے ہوئے تھے یہ لوگ خود کوحکومتی نظام کا روح رواں سمجھتے تھے اور کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے عبدالملک نے ان کا زور توڑنے کے لیے دیوان خراج کو عربی میں منتقل کروایا اس سے عربی زبان کی اہمیت بڑھ گی اور آئندہ کے لیے ترجمہ کی راہ ہموار ہو گئی ''۔۲۷ے

عربی رسم الخط کی اصلاح اور اعراب قرآن کا اہتمام

عربی زبان کی جتنی ترقی عہد عبدالملک میں ہوئی اس سے قبل نہیں ہوئی تھی وہ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے اسلامی مفتوحہ علاقوں میں یکساں طور پر عربی کو سرکاری زبان قرار دیا ۔

عہد عبدالملک بن مروان میں عربی رسم الخط ایسا تھا کہ اہل عرب تو اس کو آسانی سے سمجھ لیتے تھے مگر غیر عرب اس کو سمجھنے سے قاصر تھے غیر عرب لوگوں کو عربی پڑھنے میں دقت ہوتی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ عربی حروف تہجی بغیر نقطوں کے تھے ب، ت، ث، ج ،ح اور خ بغیر نقطوں کے ہونے کی وجہ سے تلفظ کی غلطیاں ہوتی تھیں۔

ڈاکٹر حمید الدین رقمطراز ہیں کہ

'' عربی حروف پر نقطے نہیں ہوتے تھے جن کے باعث عربی تحریر پڑھنے میں دقت کا سامنا تھا اور غلطی کا امکان تھا خصوصاً عجمیوں کو بڑی دقت تھی عبدالملک نے ہم شکل حروف پر نقطے ڈالے تاکہ امتیاز ہو سکے ''۔ ۲۸

حجا ج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کے حکم سے قرآن پاک کی عبارت پر اعراب لگوائے اور جہاں جہاں جملے ختم ہوتے تھے وہاں مختلف علامات لگوائیں اسطرح غیر عربوں کے لیے قرآن مجید کا پڑھنا آسان ہوگیا ۔۲۹ے

عبدالملک بن مراون کی ایک دو ررس اصلاح قرآن مجید کے نسخوں میں یکسانیت پیدا کرنا ہے ۔ انکی خواہش تھی کہ قرآن مجید کی مختلف قراتوں کے بارے میں متکلمین کے جھگڑوں کو ختم کیا جائے اور ایک ہی متن مقرر کیا جائے لہذا اس نے قرآن مجید پر اعراب لگوائے ۔۳۰ے

عبدالملک بن مروا ن نے اس کام کے لیے حجا ج بن یوسف کو مقرر کیا ۔ حجا ج ، قرآن کے مشہور حافظوں میں سے تھااس نے مشبہ حروف کے لیے قرآ ن میں علامات لگوائیں اور نصر بن عاصم ایلشی اور یحییٰ بن یمعر العدوانی کو اس کام پر تعینات کیا انہو ں نے ہی حروف کے نقطے ایجاد کیے تاکہ وہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہ ہوں ۔ جیسے دال ، ذال ، فاء اور قاف وغیرہ کے لیے۔۳۱ے

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

مولانہ مودودی رقمطراز ہیں کہ

’’ حجاج بن یوسف خیر سے خالی نہ تھا اقرآن پاک پر اعراب لگانا اسکی وہ نیکی ہے جسکی تعریف رہتی دنیا تک کی جائے گی ‘‘ ۳۲ ؎

گو بعد کے تذکرہ نگاروں نے بنو امیہ کی عموماً اور حجاج بن یوسف کی خصوصاً مخالفت کی ہے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پہلی پشت کے ان مسلمان حکمرانوں پر جنہوں نے بچپن ہی سے مسلمان ہونے کی حیثیت سے تربیت حاصل کی تھی اسلام کا اثر بہت زبردست تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے دین اسلام کی خدمت میں دانستہ کوئی کوتاہی نہیں کی کہ بلکہ حتی المقدور خدمت اسلام کو اپنا شعار بنایا۔

خوارج کی بیخ کنی

تاریخ اسلام میں خوارج ایک ایسی طاقت تھے جنہو ں نے کئی عشروں تک فتنہ برپا کیے رکھا اور خلفاء اسلام کو اپنے ساتھ جنگوں میں اس طرح الجھائے رکھا کہ بیرونی فتوحات کا سلسلہ ختم ہو کر رہ گیا۔ ان کا وجود جنگ صفین کے بعد پیدا ہوا ۔جنگ صفین حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان 20جولائی 657ء کوء ہوئی ۔ خوارج خالص عرب تھے تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کو درست تسلیم کرتے تھے اور حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے ابتدائی سالوں کو بھی درست تسلیم کرتے تھے ۔ انکی اکثریت بنو تیم سے تعلق رکھتی تھی واقعہ تحکیم کے بعد ان کے نظریات میں سختی آگئی اور یہ اصحاب جمل پر طعن کیا کرتے تھے ان کا نعرہ تھا ’’ لاحکمہ الا اللہ‘‘ان لوگوں نے پہلے تو حضرت علیؓ کو تحکیم پر مجبور کیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو اپنا نمائندہ بنانے پر مصر ہوئے حالانکہ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو اپنا نمائندہ بنانا چاہتے تھے مگر تحکیم کے بعد اس کے مخالف ہو گئے اور حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے بدترین دشمن بن گئے ۔

ان کے عقائد کے بارے میں ابوالاعلی مودودی ررقمطراز ہیں کہ

’’ گناہ ان کے نزدیک کفر کا ہم معنی تھا ۔ خلافت مسلمان کے آزادنہ انتخاب سے ہی منعقد ہو سکتی ہے ۔ خلیفہ کی اطاعت عدل و انصاف پر قائم رہنے تک کی جائے مگر جب وہ اس طریقہ سے ہٹ جائے تو اس کو معزول یا قتل کرنا واجب ہے ۔ قرآن کو مانتے تھے مگر حدیث اوراجماع دونوں میں ان کا مسلک عام مسلمانوں سے مختلف تھا ایک گروہ کہتا تھا کہ ریاست کا قیام غیر ضرور ی ہے تشدد کا یہ حال تھا کہ مسلمانوں کی نسبت غیرمسلموں کو امان تھی ان کا سب سے بڑا گروہ ازرقہ اپنے سوا سب کو مشرک

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

کہتا تھا۔ ۳۳ے

ان کے گروہ تقریباً پانچ تھے جو تاریخ کی کتب میں مذکور ہیں یہ ازرقہ یا ازراقہ ، نجدیہ ،بہیہ ، اباضیہ اور صفریہ کے نام سے مشہور تھے۔ ۳۴ے۔

حضرت علیؓ نے خوارج سے جنگ کی ۔ اس جنگ کو جنگ نہروان کہتے ہیں یہ لوگ میدان جنگ میں تو حضرت علیؓ کو شکست نہ دے سکے مگر ایک خفیہ تدبیرسے حضرت علیؓ کو شہید کر دیا حضرت علیؓ کے بعد حضرت امیر معاویہؓ خلفیہ ہوئے تو وہ خوارج کے خلاف برسر پیکار ہوئے۔ ان کے عہد میں زیادہ بن ابی سفیان نے مسلسل خوارج سے مقابلہ جاری رکھا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ خوارج کوئی بہت بڑالشکرنہ تھا مگر یہ انتہائی دلیر اور بے جگری سے لڑنے والے لوگ تھے۔ انکی عورتیں بھی بہادری میں اپنی مثال آپ تھیں ان کا طریقہ جنگ یہ تھا یہ ایک جگہ جنگ چھیڑتے اور شکست نظر آنے پر بھاگ کر دوسری جگہ سکونت اختیار کرلیتے اور کچھ دیربعد پھر حملہ آور ہو جاتے تھے۔

عبدالملک بن مروان جب خلیفہ ہوئے تو عبداللہ بن زبیرؓ کی جانب سے مہلب بن ابی صفرہ خوارج کے ساتھ جنگ پر مامور تھے۔ عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے بعد جب خلافت مکمل طور پر عبدالملک بن مروان کے ہاتھ آگئی تو انہوں نے مہلب بن ابی صفرہ کو اس مہم پر برقرار رکھا ۔مہلب شہر بہ شہر ان کا تعاقب کرتا اور ان پر پے در پے حملے کرتا چلا گیا وہ سارا عرصہ جس میں اقتدار عبداللہ بن زبیرؓ کے ہاتھ میں رہا اور پھر اس کے بعد حکومت عبدالملک بن مروان کے قبضہ میں آئی مہلب کی یہی کیفیت رہی ۔ ۳۵ے

تاریخ طبری میں مورخ اسلام نے حضرت عبدالملک بن مروان کا اس سلسلہ میں ایک خط نقل فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ '' ۷۴ ھ میں عبدالملک بن مروان نے بشر بن مروان والی بصرہ کو لکھا کہ مہلب کو یہ اختیار دے دو کہ وہ خود اپنے شہر کے سربرآوردہ شہسواروں کو اور تجربہ کار لوگوں کو منتخب کرلیں جنگی معاملات میں انکو مکمل آزادی دے دو اور حکم دینا کہ یہ خارجی جہاں جائیں فوج ان کے تعاقب میں جائے یہاں تک کے اللہ تعالیٰ انہیں باکل نیست و نابود کر دے والسلام علیک'' ۔ ۳۶ے

عبدالملک بن مروان کی زیرک نگاہی نے بھانپ لیاتھا کہ مہلب بن ابی صفرہ ہی خوارج کے مقابلے میں بہترین سپہ سالار ثابت ہو سکتا ہے لہٰذا جب مہلب بن ابی صفرہ کو عبدالملک بن مروان کی اس خواہش کا علم ہوا تو اپنی قیمت بڑھانے کے لیے اس نے حیلہ سازی سے کام لینا شروع کیا اور بشر بن مروان سے کہا کہ '' میں بیمار ہوں'' بھلا دارلامارۃ تک کس طرح جاؤں گا اس پر بشر بن مروان نے کہا کہ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

دارالامارۃ خود چل کر تمہارے پاس آجائے گا۔ یہاں بیٹھ کر جو چاہو طلب کر لو جن لوگوں کو چاہو اپنا ساتھی مقرر کر لو اور خوارج سے جنگ شروع کردو۔۳۷

چنانچہ خالد بن عبداللہ بن اسید اور مہلب بن ابی صفرہ نے مل کر خوارج سے مقابلہ کیا اور پے در پے حملوں کے بعد خوارج کو شکست دی فتح کے بعد خالد بن عبداللہ نے عبدالملک بن مروان کو لکھا کہ میں امیرالمومنین کو مطلع کرتا ہوں کہ میں خارجیوں سے مقابلہ کے لیے (جودین اور مسلمانوں سے ’’ الگ ہو گئے ہیں) روانہ ہوا ۔ شہر ا ہواز میں ہمارا مقابلہ ہوا دونوں فوجو ں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا نہایت ہی شدید جنگ ہوئی بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی والسلام علیک۔۳۸

خوارج اگرچہ بہت طاقتور تھے مگر یہ کبھی حکومت وقت پر غالب نہ آئے اسکی وجہ یہ تھی کہ ہم عقیدہ و ہم خیال ہونے کے باوجود مختلف جماعتوں اور گرہوں میں منقسم تھے اگر ایک جماعت بن کر میدان میں اترتے تو یقیناًاپنے دشمن کو تباہ و برباد کردیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی جرات و دلیری عطا کی تھی مگر انکی بدقسمتی یہ تھی کہ ایک جھنڈے تلے کام کرنا ان کے لیے ممکن نہ تھا ۔مگر اتنے سخت جان تھے کہ مٹتے مٹتے بھی انہو ں نے کئی سال لگا دئیے اور ایسی زبردست لڑائیاں لڑیں کہ فتح مند دشمن کے چھکے چھوٹ گئے۔

اگرچہ عہد عبدالملک بن مراون میں خارجیوں کا زور ٹوٹ گیا تھا اور وہ کسی مسلح جنگ کے لائق نہ رہے مگر مکمل طور پر ناپیدنہ ہوئے تھے اور کہیں کہیں فتنہ و فساد کا باعث بنتے رہتے تھے مگر ان کے فتنہ و فساد کا وہ عالم نہ تھا کہ خلیفہ وقت کو خصوصی توجہ مرکوز کرنی پڑتی فوج کا چھوٹا سا دستہ انکی سرکوبی کے لیے کافی ہوتا تھا اور خلیفہ وقت کی توجہ بیرونی فتوحات پر مرکوز رہتی ۔

تعمیر کعبہ کا اہتمام

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ؑ اور اسکی اولاد کے لیے بنایا تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے وہ کعبہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ۔۳۹

تاریخ سے ثابت ہے کہ بنائے آدم ؑکے بعد سے اب تک کعبہ کی تعمیر کئی بار ہوئی ہے قرآن مجید ہی سے ثابت ہوا ہے کہ حضرت ابراہیم اورحضرت اسمعیل ؑنے بھی کعبہ کی تعمیر فرمائی اور اللہ کے اس گھر کو آباد فرمایا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ وازیرفع ابراہیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔۴۰

سب سے پہلے فرشتوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پھر آدم ؑ حضرت شیث ؑ ، حضرت ابراہیم ؑ و اسمعیلؑ ،

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

قبیلہ جرہم قصی بن کلاب قریش مکہ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ۶۵ھ ، حجاج بن یوسف ۷۴ ہجری، سلطان مراد ترکی ۱۰۲۰ھ اور آخر میں شاہ فہد بن عبدالعزیز نے ۱۴۱۷ ہجری ھ میں یکے بعد دیگرے تعمیر کیا گویا خانہ کعبہ گیارہ بار تعمیر ہوا ۔ ۴۱

مورخین لکھتے ہیں کہ جب قریش مکہ نے کعبہ کی تعمیر کی تو انہو ں نے فیصلہ کیا کہ صرف حلال کمائی اس کام کے لیے وقف کر یں گے ۔ لہٰذا جس قدر سرمایا میسر تھا اسی میں خانہ کعبہ کو پہلے سے قدرے چھوٹا کرکے تعمیر کردیا اس وقت حضور اکرم ﷺ کی عمرمبارک تقریباً35سال تھی اور حجر اسود کا جھگڑا بھی اس واقعہ کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور اکرم کی عمر مبارک 35سال تھی جب آپﷺ نے اس جھگڑا کو اپنی فہم و فراست سے حل کیا تھا ۔حضور اکرم ﷺ کو علم تھا کہ قریش نے پہلے سے بنائے ہوئے کعبہ کو چھوٹا کر دیا ہے کچھ وقت گزرا تو حضور اکرم ﷺ نے ا س کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا اور کہا کہ اگر تیری قوم نومسلم نہ ہوئی تو میں کعبہ کو بنائے ابراہیم پر بناتا حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ حدیث مبارکہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بیان فرمائی تو انہو ں نے واقعہ حرہ کے بعد کعبہ کو جب دوبارہ تعمیر فرمایا تو بنائے ابراہیم پر بنا دیا۔

علامہ دمشقی اپنی ''بدایہ والنہایہ '' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جیسا کہ صیحین و مسانید و سنن میں بحوالہ ام المومنین حضرت عائشہؓ لکھا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر تیری قوم نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ کو ڈھا دیتا اور حجر کو اس میں شامل کر دیتا اس کے شرقی و غربی دو دروازے بناتا ایک میں سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے میں نکلتے ۔ دروازے کو زمین سے لگا دیتا بلاشبہ تیر ی قوم نے اس کو بلند کر دیا تاکہ جسے چاہیں داخل کریں اور جسے چاہیں روک دیں ۔ پس حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اسی طرح تعمیر کیا جس طرح آپکی خالہ حضرت عائشہؓ نے آپؓ کو حضور اکرمؐ ﷺ کے حوالہ سے بتایا تھا ۔ ۴۲

عبدالملک بن مروان خلیفہ بنا تو شام اور مصر پر اموی حکومت تھی جبکہ حجاز ، یمن اور عراق پر عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت قائم تھی ۔ عبدالملک بن مروان نے پہلے مصعب بن زبیرؓ کا عراق سے تسلط ختم کیا اور اہل عراق سے بیعت لی بعد میں حجاج بن یوسف کو مکہ بھیجا تاکہ عبداللہ بن زبیرؓ سے کسی بھی قیمت پر بیعت لے ۔

حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیرؓ کی جنگ کے دوران خانہ کعبہ کو حجاج کی سنگ باری سے نقصان پہنچا۔عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد حجا ج بن یوسف نے اہل مکہ سے عبدالملک بن مروان کے لیے بیعت لے لی تو سارے عالم اسلام پر عبدالملک بن مروان کی حکومت قائم ہو گئی ۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

بیعت کے بعد خانہ کعبہ کی تعمیر کا مرحلہ آیا تو عبدالملک بن مروان نے حکم دیا کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے جو تبدیلیاں کی تھیں انکو ختم کرکے دوبارہ سے خانہ کعبہ بنائے قریش کی طرز پر تعمیر کیا جائے لہذا حجاج بن یوسف نے کعبہ کو دوبارہ سے قریش کی تعمیر کے مطابق تعمیر کر دیا ۔اگرچہ معززین مکہ اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے حضور اکرم ﷺکی خواہش کے مطابق ابراہیمی بنیادوں پر کعبہ کی تعمیر کی ہے ۔ ۴۳

عبدالملک بن مروان جب کعبہ کو بنا کر فارغ ہوا تو عبداللہ بن ابی ربیعہ المخزومی عبدالملک کے پاس گئے تو انکو اس حدیث کے بارے میں بتایا تو حضرت عبدالملک بن مروان نے کہا '' کیا تم نے خود یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے سنی ہے ؟ تو انہوں نے کہا ہاں اے امیر المومنین ! میں خود اپنے کانوں سے سنی ہے تو عبدالملک بڑی دیر تک ایک شاخ سے سر جھکائے زمین کو کریدتا رہا پھر بولا کاش! میں ابن زبیرؓ کی تعمیر کو اسی طرح چھوڑ دیتا۔ ۴۴

مندرجہ بالا روایت سے واضح ہوتا ہے کہ عبدالملک بن مروان کو ابن زبیرؓ کی اس بات پر جو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے متعلق بیا ن کی تھی اعتما د نہ تھا اگر ان پر اس حدیث مبارکہ کی سچائی واضع ہو جاتی تو وہ شاید زبیر ی تعمیر کے اضافوں سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرتا اور صرف مرمت پر اکتفا کرتا ۔ کیونکہ قرون اوّ ل کے مسلمانوں سے بعید ہے کہ وہ اپنی رائے سے کعبہ کو گرا نے جیسا کام کریں تاآنکہ مسلمان اس پر متفق ہو جائیں اور علماء اس کام کے حق میں فتوی دے دیں۔

عہد بنو عباس میں کسی عباسی خلفیہ نے امام مالک ؒ سے پوچھا کہ کیا میں کعبہ کو دوبارہ زبیر تعمیر پر تعمیر کروادوں ؟ تو امام مالک ؒنے جواب دیا امیرا لمومنین ! آپکو اللہ کا واسطہ ، بیت اللہ کو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنائیں کہ ایک آے تو اپنی مرضی کے مطابق بنائے پھر دوسرا آئے تو پہلے کی بنائی ہوئی عمارت کو گرا کر اپنے طور پر بنائے اور اسی طرح اس گھر کی عظمت و ہیبت لوگوں کے دلوں سے جاتی رہے ۔ ۴۵

غلاف کعبہ کا اہتمام

غلاف کعبہ کا اہتمام ، تعمیر کعبہ سے کتنی دیر بعد شروع ہوا اس کے بارے میں مختلف روایات ہیں کچھ مورخین غلاف کعبہ کو حضرت اسمعیل ؑ کی اولیت قرار دیتے ہیں اور ایک موقف یہ بھی ہے کہ کعبہ پر سب سے پہلے غلاف تبع اسعد حمیر ی نامی ایک شخص نے چڑھایا اور بعد میں قریش مکہ نے اس روایت کو شروع کیا۔

اپنے خرچ پر غلاف کعبہ چڑھانے کا شرف حضور اکرمﷺ کی دادی کو بھی حاصل ہوا بچپن میں

حضرت عباس بن عبدالمطلب گھر کا راستہ بھو ل گئے تو انکی والدہ نے منت مانی کہ عباس گھر آجائیں تو کعبہ کو غلاف چڑھائیں گی جب حضرت عباسؓ گھر آگئے تو انہوں نے اپنی منت پوری کی اور کعبہ کو غلاف چڑھایا ۔۴۶

حضور اکرم ﷺ کی عمر مبار ک جب 35سال تھی تو کعبہ کو قریش نے تعمیر فرمایا اور غلاف کا بھی اہتمام کیا پھر اسلام آیا تو فتح مکہ کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کعبہ پر وہی پرانا غلاف رہنے دیا کہ ایک واقعہ پیش آیا ایک خوشبو مہکانے والی عورت کے ہاتھوں غلاف کعبہ کو آگ لگ گئی اور قریش مکہ کا غلاف جل گیا تو حضور اکرم ﷺ نے یمنی کپڑے کا غلاف چڑھایا دور خلافت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے بھی اپنے اپنے دور میں کعبہ مبارک پر غلام چڑھائے۔۴۷

خلافت بنو امیہ کے پاس آئی تو اموی خلفاء نے بھی اس روایت کو برقرار رکھا اور ہر خلیفہ نے اپنے اپنے دور میں غلاف کعبہ تیار کروانے اور کعبہ پرچڑھانے پرخصوصی توجہ دی ۔ عبدالملک بن مروان کا عہد بھی اس سعادت سے خالی نہ ہے۔

عبدالملک بن مروا ن نے اپنے دور میں ہر سال خانہ کعبہ کو غلاف چڑھانے کی سعاد ت حاصل کی ہے اس نے اپنے دور میں کعبۃ اللہ پر ریشمی غلاف چڑھائے وہ ہر سال کعبہ کے لیے دیبا کا غلاف حرم اور مسجد نبوی کے لیے خوشبو بخوارت اور عود دان بھیجتا تھا ۔۴۸

بمطابق ’’ نقوش‘‘عہد عبدالملک بن مروان میں خانہ کعبہ کے لیے ریشم کا غلام دشمق سے تیار ہو کر آنے لگا۔۴۹

علامہ ایسوطی تحریر فرماتے ہیں کہ ’’ خانہ کعبہ پر سب سے پہلے موٹا ریشمی غلاف عبدالملک بن مروان نے چڑھایااور ہر فقیہہ نے یہ موٹا ریشمی غلاف دیکھ کر کہا واقعی ایسے کپڑے کا غلافِ کعبہ زیادہ مناسب ہے ‘‘ ۔۵۰

مساجد کی تعمیر و توسیع

اسلام کی شان و شوکت کا اظہار مسجد سے ہوتا ہے ۔ تاریخ گواہ ہے کہ جہاں بھی مسلمانوں نے اپنے رہنے کے لیے کوئی بستی بنائی وہیں پرمسجد بھی تعمیر کی ۔ کیونکہ مسجد اہل ایمان کے لیے صرف عبادت گاہ ہی نہیں ہے بلکہ تربیت گاہ بھی ہے ۔ حضور اکرمﷺ نے اپنی پوری زندگی صحابہ اکرام کی تربیت ، جہاد کے لیے لشکر کی روانگی اور سیاسی فیصلے جیسے کام مسجد میں ہی کیے ۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مساجد کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی عہد رسولﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی حضور اکرمﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مساجد کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی ۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

عہد عبدالملک بن مروان میں متعدد نئے شہر بسائے گئے ۔ان میں واسط ، بروعہ اور اردبیل شامل ہیں لہذا عبدالملک بن مروان نے اسلامی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے ان شہرو ں میں مساجد تعمیر کروائیں اس کے علاوہ شہر پناہ قصر حکومت بھی تعمیر کروائے جبکہ بقیہ عمارات اور سکونتی مکانات رعا یانے خود بنائے ۔ ۵۱

عبدالملک بن مروان نے جامع مسجد دمشق بنوائی اور القدس میں اس پتھر پر قبۃ الضحرہ تعمیر کروایا جس پر قدم مبارک رکھ کر حضور اکرمﷺ براق پر سوار ہوئے تھے۔ ۵۲

عبدالعزیز بن مروان جب والئی مصر ہوئے تو انہوں نے عبدالملک بن مروان کے حکم سے جامع مصر کو گرا کر از سر نو تعمیر کروایا اور اسکی توسیع بھی کی جامع مصر کو ہرچہار سمت سے وسیع کیا گیا ۔ ۵۳

فلپ کے ہٹی اپنی کتاب میں تحریر کرتا ہے کہ

’’ ۶۹۱ ؁ء میں عبدالملک نے قبۃالضحرہ تعمیر کروایا جسے اہل یورپ غلط طور پر عمر کی مسجد کہتے ہیں ایک سو سال سے زائد عرصہ بعد عباسی خلیفہ المامون نے عمارت کو بحال کیا اور عبدالملک کی جگہ اپنا نام تحریر کروایا مگر نادانستہ طورپر تاریخ تبدیل کروانا بھو ل گیا عباسی معمار نے نام کے حروف بہت قریب قریب لکھے تاکہ عبدالملک کی جگہ پر پورے ہو جائیں۔ ۵۴

تفسیر قرآن کا اہتمام

دین اسلام کا تمام تر ڈھانچہ قرآن مجید پر قائم ہے اس لیے قرون اوّل کے مسلمانوں نے قرآن مجید کو حفظ کرنے اور اس کے مطالب کو پورے طور پر سمجھنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا یہ علم تفسیر کہلاتا ہے ۔

عبدالملک بن مروان خود عالم تھا اس کا شمار مدینہ کے علما و فقہا میں ہوتا تھا ۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا کہ آپؓ تو قریش کے بوڑھے ہیں قریب ہے کہ انتقال کر جائیں۔ آپؓ کے بعد ہم کس سے ‘‘مسائل پوچھیں گے تو جواب ملا کہ ’’ مروان کا بیٹا عبدالملک تو ہے نا ، تم لوگ اس سے پوچھنا عبدالملک بن مروان خلافت سے پہلے عالم شمار ہوتے تھے اور ہر وقت مسجد میں مصروف عبادت رہتے تھے ۔اسی وجہ سے لوگ ان کو کبوترمسجد کہتے تھے۔ ۵۵

المعارف میں مذکورہ ہے کہ

’’ مدینہ میں دو فقیہہ ایسے تھے جو بعد میں منصب خلافت پر فائز ہوئے ایک عبدالملک بن مروان اور دوسرے عمر بن عبدالعزیز ۔ ۵۶

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

عبدالملک نے قرآن مجید کی ایک جامع تفسیر کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مشہور تابعی حضرت سید بن مسیب ؒ سے خود درخواست کرکے قرآن مجید کی تفسیر لکھوائی۔ ۵۷

حوالہ جات

۱۔ علامہ جلال الدین اسیوطی ؒ، تاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی احمد سعید سعیدی ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور اکتوبر 2003ء ص 394

۲۔ احمدابی یعقوب ، تاریخ الیعقوبی حصہ دوم مترجم مولانا اختر فتح پوری ، نفیس اکیڈمی کراچی ص 442

۳۔ علامہ حافظ ابو الفدا عمادالدین ابن کثیر ، تاریخ ابن کثیر ، مترجم حافظ سعید عبدالرشید ندوی حصہ نہم مولانا اختر فتح پوری حصہ دہم نفیس اکیڈمی کراچی ، جون 1988ء ص 125

۴۔ ایضاً

۵۔ علامہ جلال الدین اسیوطی ؒ، تاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی احمد سعید سعیدی ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز ، لاہور ، اکتوبر 2003ء ص 396

۶۔ محمد علی ابن علی ابن طبا طبا ، الفخری اصول ریاست اور تاریخ ملوک ، مترجم مولانا محمدجعفر پھلواری ، ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاہور اکتوبر 962ء
ص 194

۷۔ علامہ حافظ ابوالفدا عمادالدین ابن کثیر ، تاریخ ابن کثیر ، حصہ نہم مترجم حافظ عبدالرشید ندوی حصہ دہم مترجم مولانا اختر فتح پوری ، نفیس اکیڈمی کراچی جون 1988ص128

۸۔ امام المورخین ابو الحسن بن حسین بن علی المسعودی ، تاریخ المسعودی ، مروج الذہب و معادن الجواہر، اردو ترجمہ مترجم مولانا اختر فتح پوری حصہ سوئم ، چہارم نفیس اکیڈمی کراچی نومبر1985ء ص 251

۹۔ علامہ حافظ ابو الفداعماد الدین ابن کثیر، تاریخ ابن کثیر مترجم حصہ نہم حافظ سید عبدالرشید ندوی حصہ دہم مترجم مولانا اختر فتح پوری ، نفیس اکیڈمی کراچی ، جون 1988ص130

۱۰۔ علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی ، تاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی سعید احمد سعیدی ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور اکتوبر 2003ء ص221

۱۱۔ علامہ ابی جعفرمحمد بن جریرالطبری ، تاریخ الامم والملوک جلد ۴ حصہ دوئم مترجم سید محمد ابراہیم ندوی نفیس اکیڈمی کراچی ، اپریل 2004ء ص333

۱۲۔ علامہ اسلم جیراجپوری ، تاریخ الامت ، حصہ سوئم ، خلافت بنوامیہ مکتبہ جامع نئی دہلی 1984ء ص47

۱۳۔ مولانا سیدشاہ محمدکبیر ابو العلادانا پوری ، تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام، نفیس اکیڈمی کراچی ، اکتوبر 1986ص345

۱۴۔ ابو حنیفہ احمدبن ابوداؤد الدینوری ، الاخبار الطوال ، ترجمہ مرزا محمد منور اردو سائنس بورڈ ،لاہوراپریل 1986ء ص536

۱۵۔ احمد بن یحیےٰ بن جابر الشہیر بالبلاذری ، فتوح البدان ، پہلا ودوسرا حصہ مترجم سید ابو الخیر مودودی نفیس اکیڈمی،کراچی جون 1970ء ص65،658

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔فلپ کے ہٹی ہسٹری آف عرب ، ،مترجم یاسر جواد الفیصل اردو بازار ، لاہور مئی 2015ء ص189

۱۸۔ ابن اثیر ، کا مل ابن اثیر خلافت بنوامیہ ، حصہ دوئم ، مترجم مولوی سید ہاشم ندوی جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن 1927ء ص 57

۱۹۔ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری ، تاریخ طبری اُموی دور حکومت ، مترجم سید محمد ابراہیم ندوی نفیس اکیڈمی ، کراچی ستمبر 1967ء ص 229

۲۰۔ علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطیؒ،تاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی سعیداحمدسعیدی ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور اکتوبر 2003ء ص398

۲۱۔ عبدالرحمٰن شوق ، تاریخ اسلام ، اشاعت منزل لاہور ص 568

۲۲۔ رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون ، تاریخ ابن خلدون ، حصہ دوئم ،مترجم علامہ حکیم احمدحسین الہ آبادی ، نفیس اکیڈمی کراچی اپریل 1976ء ص 208

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ احمدبن یحیٰ بن جابرالشہیر بالبلازری ، فتوح البلدان ، پہلا ودوسرا حصہ ، مترجم سید ابو الخیر مودودی ، نفیس اکیڈمی کراچی جون 1970ء ص283

۲۵۔ شاہدہ حبیب ، عہد اسلامی اور پاک و ہند کے طر ز تعلیم کا جائزہ ، مجلہ علمی المعارف ،

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

اداره ثقافت اسلامیہ ، لاہور اپریل ، مئی 1985ء ص196,197
۲۶۔ علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی ، تاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی سعید احمد سعیدی ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ، اکتوبر 2003ء ص401
۲۷۔ مولانا شبیراحمدخاں غوری ، صدر اسلام میں دینی علوم کا ارتقا ء مجلہ علمی المعارف ، لاہور اگست 1969ء ص 19
۲۸۔ ڈاکٹرحمید الدین ، تاریخ اسلام ، فیروز سنز ، لاہور ص 253
۲۹۔ پروفیسر شجاع الدین ، تاریخ اسلام ،حق برادران لاہور ص111
۳۰۔ سید قاسم محمود ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، حصہ دوئم ، الفصیل ناشران لاہور ، جون 2013ء ص842
۳۱۔ علامہ طاہر الکردی ، تاریخ کعبہ ، نگارشات پبلیشر ز ، لاہور 23دسمبر2010ء ص72
۳۲۔ سیدابوالاعلی مودودی ، خلافت وملوکیت ، ادارہ ترجمان القرآن ، لاہور ص158
۳۳۔ سید ابوالاعلی مودودی ، خلافت و ملوکیت ، ادارہ ترجمان القرآن لاہور ص113
۳۴۔ عمر ابو النصر، تاریخ خوارج ، مترجم رئیس احمد جعفر ، پنجاب پریس ، لاہور 1965 ء ص197
۳۵۔ ابو حنیفہ احمد بن داؤد الدینوری ، الاخبار الطوال، مترجم مرزا محمد منور اردو سائنس بورڈ ۔ لاہور اپریل 1986ء ص474
۳۶۔ علامہ ابی جعفرمحمد بن جریر الطبری ، تاریخ الامم والملوک ، جلد چہارم حصہ دوئم مترجم سید محمد ابراہیم ، نفیس اکیڈمی ، کراچی اپریل 2004ء ص98
۳۷۔ عمر ابو النصر ، تاریخ خوارج ، مترجم رئیس احمد جعفر ، پنجاب پریس ، لاہور 1965ء ص 150
۳۸۔ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری ، تاریخ طبری، تاریخ الامم والملوک جلد 4حصہ دوئم مترجم سید محمد ابراہیم ندوی ، نفیس اکیڈمی ، کراچی اپریل 2004ء ص98
۳۹۔ القرآن سورۃ آل عمران ، آیت94
۴۰۔ القرآن سورۃ البقرہ، آیت 127
۴۱۔ ڈاکٹر محمدالیاس عبدالغنی ، تاریخ مکتہ المکرمہ ، مطابع الرشید المدینۃالمنورۃ 2002ء ص34

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

۴۲. علامہ حافظ ابو الفداعماد الدین ابن کثیر دمشقی ، تاریخ ابن کثیرجلد ہشتم نفیس اکیڈمی کراچی جنوری 1989ء ص 1194

۴۳. محمد عبد المعبود ، تاریخ المکۃمکرمہ ، مکتبہ رحمانیہ ، لاہور

۴۴. علامہ طاہر الکردی ، تاریخ خانہ کعبہ ،نگارشات پبلشر ، لاہور 23دسمبر 2010ص55

۴۵. ڈاکٹر محمد الیاس عبد الغنی ، تاریخ المکۃالمکرمہ ، مطابع الرشید المدینۃ المنورہ 2002ء ص51

۴۶. صاحبزادہ ذیشان کلیم معصومی . غلاف کعبہ تاریخ کعبہ کے آئینہ میں ، روزنامہ خبریں 9دسمبر 2016ء ص8

۴۷۔ شعبہ تحقیق و تعلیم دارالسلام،تاریخ مکہ مکرمہ ، نظرثانی مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری ،داراسلام ، لاہور ص56

۴۸. شاہ معین الدین احمد ندوی ، تاریخ اسلام ، فیروزسنز ، لاہور 2007ء ص360

۴۹. نقوش اسلام ماہنامہ ، عبدالملک بن مروان ، اللہ والا پرنٹرز لاہور مئی 2009ء ص348

۵۰. علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی ؒ، تاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی سعید احمد سعیدی ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز ، لاہور اکتوبر 2013ء ص 401

۵۱. شاہ معین الدین ندوی ؒ، تاریخ اسلام ، فیروز سنز ، لاہور 2007ء ص 360

۵۲ . اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، دانش گاہ منصورہ پنجاب ، لاہور العجلی30ستمبر 1973ء ص 964

۵۳. علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی ؒتاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی احمد سعید سعیدی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور اکتوبر 2003ء ص394

۵۴. فلپ ۔کے ۔ہٹی History of the Arabs ،تاریخ عرب مترجم یاسر جواد الفصیل ناشران ،لاہور مئی 2015ء ص191

۵۵. محمد علی ابن علی ابن طباطبا ، تاریخ فخری ، اصول ریاست و تاریخ ملوک مترجم محمد جعفر شاہ پھلواروی ، ادراہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1962ء ص 149

۵۶. مولانا شبیر احمد غوری ، صدر اسلام میں دینی علوم کا ارتقا ء مجلہ علمی المعارف ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاہور اگست 1969ء ص 21

۵۷. ڈاکٹر حمید الدین ، تاریخ اسلام ، فیروز سنز ، لاہور ص255

مصادر و مراجع

۱۔ القرآن

۲۔ ابوالحسن بن حسین بن علی المسعودی ، مروج الذہب و معاون الجواہر ، تاریخ المسعودی مترجم اختر فتح پوری حصہ سوئم، چہارم نفیس اکیڈمی ، کراچی نومبر ۱۹۸۵ ؁ء

۳۔ ابو الفداعماد الدین ابن کثیر ، البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر مترجم حافظ عبدالرشید ندوی/مولانہ اختر فتح پوری حصہ نہم ، دہم نفیس اکیڈمی ، کراچی جون ۱۹۸۸ ؁ء ۔

۴۔ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری ، تاریخ الامم و الملوک ، تاریخ طبری جلد ۴ حصہ دوئم مترجم محمد ابراہیم ندوی ، نفیس اکیڈمی کراچی ، اپریل ۲۰۰۴ ؁ ء ۔

۵۔ اسلم جیرا جیوری ، تاریخ الامت ، خلافت بنوامیہ ، حصہ سوئم مکتبہ جامع نئی دہلی ۱۹۸۴ ؁ء

۶۔ ابو حنیفہ احمد بن داؤدا لدنیوری ، الاخبار الطوال ، مترجم مرزا محمد منور ، اردو سائنس بورڈ ، لاہور اپریل ۱۹۸۶ ؁ء۔

۷۔ احمد بن یحییٰ بن جابر الشہیر بالبلازری ، فتوح البلدان پہلا و دوسرا حصہ مترجم سید ابوالخیر مودودی ، نفیس اکیڈمی ، کراچی جون ۱۹۷۰ ؁ء

۸۔ ابن اثیر ، کامل ابن اثیر ، خلافت بنوامیہ ، حصہ دوم مترجم سید ہاشم ندوی، جامعہ عثمانیہ حید ر آباد دکن ۱۹۲۷ ؁ء

۹۔ ابوالاعلی مودودی ، خلافت و ملوکیت، ادارہ ترجمان القرآن لاہور

۱۰۔ احمد بن یعقوب ، تاریخ یعقوبی ، حصہ دوم مترجم مولانہ اختر فتح پوری ، نفیس اکیڈمی کراچی۔

۱۱۔ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ؒ، تاریخ الخلفاء ، مترجم مفتی سید احمد سعیدی، ضیاالقرآن پبلی کیشنز لاہور اکتوبر ۲۰۰۳ ؁ء۔

۱۲۔ حمید الدین (ڈاکٹر) ، تاریخ اسلام ، فیروز سنز ، لاہور

۱۳۔ شجاع الدین پروفیسر ، تاریخ اسلام ، حق برادران ، لاہور

۱۴۔ طاہر الکردی ، تاریخ خانہ کعبہ ، نگارشات پبلیشرز ، لاہور ۲۳ دسمبر ۲۰۱۰ء

۱۵۔ عبدالرحمن بن خلدون ،تاریخ ابن خلدون ،حصہ دوئم مترجم حکیم احمد حسین آلہ آبادی نفیس اکیڈمی کراچی اپریل ۱۹۷۶ ؁ء

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 66-86.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

۱۶۔ عبدالرحمن شوق ، تاریخ اسلام ، اشاعت منزل ،لاہور
۱۷۔ عمر ابوالنصر ، تاریخ خوارج ، مترجم رئیس احمد جعفر ، پنجاب پریس ، لاہور ۱۹۶۵ ء
۱۸۔ فلپ ۔ کے ہٹی History of The Arabs ، تاریخ عرب ،مترجم یاسر جواد، الفیصل ناشران ، لاہور مئی ۲۰۱۵ ء
۱۹۔ قاسم محمود سید ، اسلامی انسا ئیکلوپیڈیا ، حصہ دوم ، الفیصل ناشران لاہور، جون ۲۰۱۳ ء۔
۲۰۔ محمد کبیر ابوالعلا دانا پوری ، تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب و اسلام نفیس اکیڈمی ، کراچی اکتوبر ۱۹۸۶ ء
۲۱۔ محمد الیاس عبدالغنی ، تاریخ مکۃ المکرمۃ ، مطابع الرشید المدینۃ المنورۃ ۲۰۰۲ ء
۲۲۔ محمد عبدالمعبود ، تاریخ مکۃ المکرمہ ، مکتبہ رحمانیہ لاہور جلد اول
۲۳۔ محمد علی ابن علی ابن طبا طبا ، اصول ریاست و تاریخ الملوک ، تاریخ فخری مترجم محمد جعفر شاہ پھلواروی ، ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاہور ۱۹۶۲ ء۔
۲۴۔ معین الدین احمد ندوی ، تاریخ اسلام ، فیروز سنز لاہور۲۰۰۷ ء
۲۵۔ شاہد ہ حبیب ، عہد اسلامی اور پاک و ہند کے طرز تعلیم کاجائزہ ، مجلہ علمی المعارف ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہوراپریل مئی ۱۹۸۵ ء۔
۲۶۔ شبیر احمد خان غوری، صدر اسلام میں دینی علوم کا ارتقاء مجلہ علمی المعارف ، لاہور اگست ۱۹۶۹ ء
۲۷۔ ذیشان کلیم معصومی، غلاف کعبہ تاریخ کعبہ کے آئینہ میں ، روزنامہ خبریں، خصوصی ایڈیشن ۹ ستمبر ۲۱۰۶ ء
۲۸۔ شعبہ تحقیق و تعلیم دارالسلام ، تاریخ مکہ مکرمہ ، نظرثانی مولاناصفی الرحمن مبارکپوری ، دارالسلام ، لاہور۔
۲۹۔ نقوش اسلام ، ماہنامہ ،عبدالملک بن مروان ، اللہ والا پرنٹرز لاہور مئی ۲۰۰۹ ء
۳۰۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، دانش گاہ منصورہ پنجاب لاہور العجلی ۳۰ ستمبر ۱۹۷۳ ء